Rampur State Gazette.

بحکم بندگان اعلیٰحضرت حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

{نمبر} مطبوعہ روز شنبہ بتاریخ یکم ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۳۴ء {جلد}

حصہ اوّل

حکم اجلاس ہمایوں اعلیٰحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

(۱) منظوری محصول چنگی مادہ فی من چہ آنہ نوپائی —— صفحہ (۲)

احکام اجلاس صاحب پریسیڈنٹ بہادر کونسل

(۲) منظوری رخصت مسٹر خورشید صمدانی صاحب ایگزیکٹو انجینیر انہار —— صفحہ (۲)
(۳) منظوری تجویز جوڈیشل کمیٹی بمقدمہ لاکھن سنگھ وغیرہ قیدیان —— صفحہ (۳)

مطبوعہ اسٹیٹ پریس رامپور

حکم اجلاس ہمایوں اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

بموجب رپورٹ بجائے پانچ پائی فی روپیہ کے ۹ر ۹ فی من چنگی حساب سے مادے پر چنگی وصول کئے جانیکی منظوری دیجاتی ہے کاغذات صاحب چیف منسٹر بہادر کے پاس برائے کارروائی مرسلہ ہوں

۷ مارچ ۱۹۳۲ء (دستخط بندگان عالی دام اقبالہم و ملکہم)

اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

بغرض عرض — برسانند

جناب عالی

مادہ پر بحساب فی روپیہ پانچ پائی چنگی لیجاتی ہے۔ نرخ بازار عام طور پر ڈھائی سیر فی روپیہ ہے اور اسپر چنگی کی رقم ایک من پر چہ آنہ ۹ پائی مقرر کئے جانے کی میونسپلٹی سے استدعا کیگئی ہے جناب جوڈیشل منسٹر بہادر نے منظوری کے لئے کاغذات بھیجے ہیں جو بذریعہ عرضداشت حضور انور میں پیش ہیں۔ ترقیخواہ استدعی ہے کہ پیشگاہ ہمایوں سے بجائے پانچ پائی فی روپیہ کے ۹ر ۹ فی من کے حساب سے مادے پر چنگی وصول کئے جانے کی منظوری کا حکم شرف نفاذ پائے۔

زیادہ حد ادب — دولت جاوید باد

عرضی

ترقیخواہ دستخط صاحب چیف منسٹر بہادر
(مسودہ ۵ مارچ ۱۹۳۲ء)

بغرض کارروائی اجرائے احکام جناب صاحب جوڈیشل منسٹر بہادر کی خدمت میں مرسلہ ہو۔

۸ مارچ ۱۹۳۲ء (دستخط صاحب چیف منسٹر بہادر)

بغرض اجرائے احکام بخدمت ڈپٹی سکریٹری صاحب صدر کی خدمت میں مرسلہ ہو۔ بعد اجرائے احکام اصل کاغذات میونسپلٹی کو واپس ہوں۔

۷ مارچ ۱۹۳۲ء — دستخط صاحب جوڈیشل منسٹر بہادر

حکم اجلاس جناب صاحب پریسیڈنٹ بہادر کونسل

بثبت تحریر کار صاحب ریونیو منسٹر بہادر موسومہ صاحب چیف منسٹر بہادر مع تحریر جناب چیف انجینیر بہادر دربارہ منظوری رخصت رعایتی ایک یوم ۲۶ فروری ۱۹۳۲ء بنام خورشید صمدانی صاحب ایگزیکٹو انجینیر انہار بغرض روانگی شبالہ بذریعہ لاری (کار ضروری)، صاحب ایگزیکٹو انجینیر تعمیرات

حکم

بموجب رپورٹ صاحب ایگزیکٹو انجینیر انہار کی ایک یوم کی رخصت رعایتی منظور کیجاتی ہے۔

حکم ہذا مع کاغذات متعلقہ برائے اجرائے احکام صاحب سررشتہ صدر کو مرسلہ ہو

۱۳ مارچ ۱۹۳۲ء

(دستخط صاحب پریسیڈنٹ بہادر کونسل)

تجویز جوڈیشل کمیٹی

(مورخہ ۱۱ر مارچ ۱۹۳۴ء)

لاکھن سنگھ ولد بچا سنگھ رتن سنگھ ولد جوری سنگھ وبچن سنگھ ولد امراؤ سنگھ قیدیان ملزمان اپیلانٹ

بنام

سرکار بہادر

اپیل بنارا ضی تجویز عدالت سشن ہائی کورٹ مورخہ ۲۰ر ستمبر ۱۹۳۳ء جسکی رو سے اپیلان کو زیر دفعہ ۳۲۵ تعزیرات رامپور میں تین سال قید سخت کی سزا ہوئی ہے

یہ اپیل حسب منشاء روبکار مورخہ ۱۹ر دسمبر ۱۹۳۳ء مطبوعہ گزٹ ۲۳ر دسمبر ۱۹۳۳ء جوڈیشل کمیٹی کے سپرد کی گئی ہے۔ واقعات مقدمہ فیصلہ عدالت العالیہ ہائی کورٹ سے صاف ظاہر ہیں۔ معاملہ زیر بحث صرف اس قدر ہے کہ آیا اپیلانٹیان نے نراین کے اوپر حملہ کیا؟ اور ایسی ضرب اسکو پہنچائی جس سے کہ وہ فوت ہو گیا۔ ہائی کورٹ میں شہادت ثبوت پر کافی بحث کی ہے اور اس نتیجہ پر پہونچی ہے کہ اپیلانٹیان نے لاٹھیوں سے مہلوک پر حملہ کیا۔ مگر یہ شہادت سے صاف ظاہر نہیں ہوا کہ آیا کس ملزم کی ضرب سے وہ ہلاک ہوا۔ عدالت ابتدائی نے جو فرد قرارداد جرم تحریر کی ہے وہ ایک حد تک مبہم ہے عدالت سشن کا یہ فرض تھا کہ از سر نو ایسی فرد قرارداد جرم قایم کرتی جس میں جرم کی پوری تشریح کر دیجاتی۔ نقص یہ ہے کہ اس فرد قرارداد جرم میں غرض مشترک ظاہر نہیں کی گئی ہے۔ آیندہ عدالت سشن ومجسٹریٹ سپرد کنندہ کو چاہیے کہ حالات اور واقعات مقدمہ کو غور کرتے ہوئے فرد قرارداد جرم قانون کے مطابق مرتب کریں اور اسمیں کسی قسم کا ابہام نہ چھوڑا جاے۔

وکیل ملزمان کو فرد قرارداد جرم پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور ہمارے نزدیک بھی فرد قرارداد جرم کے ابہام سے ملزمان کو کسی نوعیت سے مقدمہ کی سماعت میں کوئی نقصان نہیں پہونچا ہے خاص طور سے اس وجہ سے کہ جو سزا ملزمان کو دی گئی ہے وہ بہت کم ہے۔ یہ بحث وکیل ملزمان کہ ایسی حالت میں جبکہ بعض ایک شخص ملزمان میں سے لڑائی لڑنا تسلیم کرے۔ اور جبکہ ضرب جس سے کہ ہلاکت وقوع میں آئی ہو۔ ایک ہی ہو۔ باقی ملزمان کو سزا دینا خلاف انصاف ہے۔ یہ بحث ہم ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اگر وکیل ملزمان اصول قانون کو مدنظر رکھتے تو یہ بحث نہ کرتے۔ اور بہت ممکن تھا کہ وہ اپیل بھی دائر نہ کرتے۔ قانون یہ ہے کہ جبکہ ایسی مہلک آلات سے لڑائی کیجائے۔ جیسے کہ لاٹھی۔ اور یہ ثابت نہ ہو کہ کس شخص کی لاٹھی سے موت واقع ہوئی۔ بشرطیکہ یہ ثابت ہو جائے کہ غرض مشترکہ سے مہلک پر حملہ کیا گیا ہے تو سبکو سزائے قتل دی جاسکتی ہے

چونکہ مقدمہ موجودہ میں لڑائی فوری حالت میں ہوئی ہے اور پہلے سے ملزمان کا کوئی ارادہ مہلوک کی جان لینے کا نہ تھا اور محض اس فوری لڑائی کا نتیجہ یہ ہوا کہ نراین مضروب ہو کر ہلاک ہو گیا۔ اس وجہ سے اس مقدمہ میں زیادتی سزا کا نوٹس ملزمان کو دینا ہم قرین انصاف نہیں سمجھتے۔ اور اسی پر اکتفا کرتے ہیں کہ ملزمان کو جو سزا زیر دفعہ ۳۲۵ تعزیرات رامپور عدالت سشن نے دی ہے وہ کافی ہے۔

معاملات مذکورہ بالا اپیل ہر سہ قیدیان لایق منظوری نہیں ہے لہذا حکم ہے کہ اپیل ہر سہ قیدیان مندرجہ عنوان نامنظور ہے۔ سزائے بجنسہ عدالت ماتحت بحال رہے۔

ایک نقل درج گزٹ کیجائے۔